

Name :: Rehan Zahoor

Serial No :: 6419

Address :: Karachi

Fatwa No :: 42-65

Subject :: SNo: 5609

Date :: 5/17/2009

Writer ::

Email ::

I have seen fatwa sr # 5609 dated 11/25/2008 on your website with Subject "Tauheen-e-Risalat". It says that if a person says something offensive against the prophet (PBUH) then those present there can kill him on the spot. This can be a backdoor for those who want to kill innocent people. Just a false accusation against someone is required?? When there is a "Tauheen-e-Risalat law" in Pakistan then no one is allowed to take the matter in his own hands. According to Shareeah "If someone feels insulting remarks were used for the prophet(PBUH) then he should go to the court and prove it". More over insulting/offensive are very vast terms, anyone can assume something offensive/insulting while actually it is not. So the fatwa should have been that "In case of blasphemy one should go to the court and prove that actually a blasphemy occurred to get the culprit punished"

میں نے فتویٰ ۵۶۰۹ میں ۱۱-۲۵-۲۰۰۸ء کی ویب سائیٹ توہین رسالت

کے موضوع کے تحت دیکھا کہ اگر کوئی شخص کسی کو توہین رسالت کرتے ہوئے دیکھتے تو اس کو وہ قتل کرنے کا اجازت ہے، اُن لوگوں کیلئے حمید بن سعید انسان کو قتل کرنا چاہیں، لیں صرف ایک غلط الزام کی دریت ہے، جب توہین رسالت کا قانون پاکستان میں معمول ہے تو کسی کو قانون ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں ہوئی چاہیے، مشریعت کے مطابق اُرکسی کو یہ مسکوس بڑر ڈالنے توہین رسالت کی ہے تو اسکو عند القاضی یہ حیز ثابت کرنے چاہیے، علاوہ ازیں توہین کا مفہوم واضح ہے کہ اُن کسی ہیز کو بادی نظر میں توہین سمجھ سکتا ہے جبکہ درحقیقت وہ توہین نہ ہو، بعد ازاں فتویٰ یوں دکھا ہوا ہو ٹھاچا ہیئے تھاگ توہین کی صورت میں قاضی کے پاس جا کر اسکا شوت دیکھ جنم کو سزا داولو جائے،

العواقب حرام و ممنوع

مارے پہلے فتویٰ میں سوال کی مناسبت سے کچھ احوال سے کامیاب گیا ہے جس سے مذکور غلط فہم پیدا ہو گئی حالانکہ قضائی اصول حکم و حیی ہے جو سائل نے درج کیا اور فتویٰ کے آخر میں مذکور ہے کہ جب قانون میں اس کیلئے سزا مقرر ہے تو عالم علوم کو اس قسم کی سزاویں کے اجراء کا حق نہیں۔ بلکہ اسے چاہیئے راس قسم کے جرم کے ارتکاب کی صورت میں عدالت سے رجوع گیا جائے اور حسب ضابطہ شریعت اسلام سزا روائی جائے تاکہ غلط قسم کے لوگ اس سے ناجائز فائدہ نہ اٹھائیں اور قانون ہاتھ میں لینے کے لئے کوئی کشش نہیں تاہم اُرکسی مسلمان کے سامنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی جائے اور وہ جنات سے مغلوب ہو کر عین اسی وقت اسے قتل کر دے تو دیانت وہ معذور ہے اور عند اللہ قیامت میں اسکا کوئی موادخہ نہیں ہوگا بلکہ موحد (حاری) ہے

أُولَئِكَ تأونُ أعداء ضارطه كُلَّ خلافٍ ورثى كي بآپروه قضاةٌ مجرمٌ كُلُّ إِنْجِما،
في الصندقة: فان قتله قاتل قبل عرض الإسلام
عليه او قطع عضواً منه كره ذلك كراهة مترتبة
هذا في فتح القدير ملأ فعن عليه لكنه اذا فعل
بغير اذن الامام ادب على صاحب كذا في غاية البيان

(٢٥٢ صفحه)

وفي أعلاء السنن، وفيه ايضاً "فان قتله قاتل
قبل عرض الإسلام عليه كره ولا شئ على القاتل و
من الكراهة عيناً تردد المستحب وانتقام الفاعل
لان الكفر موجب للقتل والعرض بعد بلوغ الدعوة غير
واجب (الى قوله) وفي "شرح الطحاوى": اذ فعل
ذلك بغیر اذن الامام ادب اهـ ١٣٠ - ٥٦٢ (١٢٤)
ص ٥٤٤) والله تعالى اعلم ما يتصوّب

كتبه محمد حنيف من عنده
دار الفتوى جامعه بنور الله سامي وكرابي

٢٤ شعبان المكرم ١٤٢٩

